Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۵۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ ۷ وفا ۱۳۵۱ ہش ۷ جولائی ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۵۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دنیا کی جائز لذّات کو بھی حد اعتدال سے زیادہ نہ لے

اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی کی رو سے تنعّم اور کھانے پینے میں بھی اعتدال کرنے کا نام تقویٰ ہے

"نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دنیا کی لذّات اور شہوات جو کہ جائز ہیں اُن کو بھی حد اعتدال سے زیادہ نہ لے۔ جیساکہ کھانا پینا اللہ تعالےٰ نے حرام تو نہیں کیا مگر اب اسی کھانے پینے کو ایک شخص نے رات دن کا شغل بنالیا ہے اس کا نام دین پر پڑتا ہے ورنہ یہ لذّات دنیا کی اس واسطے ہیں کہ اس کے ذریعہ نفس کا گھوڑا جو کہ دنیا کی راہ میں ہے کمزور نہ ہو۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ یکّے والے جب لمبا سفر کرتے ہیں تو سات یا آٹھ کوس کے بعد وہ گھوڑے کی کمزوری کو محسوس کرکے اسے دم دلا دیتے ہیں اور نہاری وغیرہ کھلاتے ہیں تاکہ اسکی پچھلی تھکان دُور ہوجاوے۔ تو انبیاءؑ نے جو حظ دنیا کا لیاہے وہ اسی طرح ہے کیونکہ ایک بڑا کام دنیا کی اصلاح کا ان کے سپرد تھا۔ اگر خدا کا فضل انکی دست گیری نہ کرتا تو ہلاک ہوجاتے ۔ ۔ ۔ گر انبیاء کا یہ دستور نہ تھا کہ اس میں منہمک ہوجاتے۔ انہماک بے شک ایک زہر ہے۔ ایک بد قماش آدمی جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے کھاتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک صالح بھی کرے تو خدا کی راہیں اس پر نہیں کُھلتیں۔ جو خدا کے لئے قدم اُٹھاتا ہے خدا کو ضرور اس کا پاس ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ تنعم اور کھانے پینے میں بھی اعتدال کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ صرف یہی گناہ نہیں ہے کہ انسان زنا نہ کرے، چوری نہ کرے، بلکہ جائز امور میں حدِّ اعتدال سے نہ بڑھے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۷۴، ۳۷۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ان دنوں ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں اور قبل ازیں موصول ہونے والی اطلاع کے بموجب حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۶ وفا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مدظلہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت باالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔

محترم صوبیدار عبدالمنان صاحب لاہور میں لمبا عرصہ علاج کرانے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ لیکن تاحال بیمار ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل شفاء عطاء فرمائے۔ (آمین)

(عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

ربوہ میں موسلا دھار بارش

ربوہ ۶ وفا۔ کل یہاں سوا چار بجے شام سے مغرب تک وقفہ وقفہ سے موسلا دھار بارش ہوئی اور ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔ اس کی وجہ سے گرمی کی شدّت یکدم ختم ہوگئی، اور موسم وقتی طور پر خوشگوار ہوگیا۔ آج صبح مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے اور دُھوپ چھاؤں کی کیفیت ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک اور قابل تقلید مثال

جماعت احمدیہ پر خدا کے کریم جو بے حد و حساب احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ افراد جماعت اسکی رضاء کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے اور اپنے قدم کو آگے سے آگے بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ گاہے گاہے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں حصہ لینے والوں کی قابل تقلید مثالوں کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔ آج ایسی ہی ایک اور مثال پیش ہے۔

مکرم فضل الرحمٰن خاں صاحب جنرل مینیجر ہول شوگر مل سرائے نورنگ نے دو ہزار کا وعدہ کیا تھا جو سو فیصدی پورا کر دیا۔ اب انہوں نے اسے بڑھا کر پانچ ہزار کر دیا ہے۔ اور صف اول میں شامل ہوگئے ہیں اور پھر سو فیصد ادائیگی بھی کر دی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ عبدالحی ایم۔ اے ٭ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ روفا ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت اور اس کی حقیقی رُوح

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خالصۃً اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس طرح اُسکی پیدائش کا مقصد صرف اور صرف عبادت کو قرار دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریٰت آیت ۵۷)

میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری قرار دیا ہے کہ وہ کلیۃً خالص عبادت ہو یعنی خالصۃً اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی نیت سے کی جائے۔ اُس میں بجز اطاعتِ الٰہی کے کسی اَور غرض مثلاً انعام یا نفع وغیرہ کا لالچ نہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے حکم دیا:۔

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ (الزمر آیت ۳)

(اے رسول!) تُو اطاعت کو اللہ کیلئے خالص کرتے ہوئے اُسکی عبادت کر۔

اس آیت میں بظاہر تو مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی کیا گیا ہے لیکن فی الاصل آپ کے ذریعہ خالصۃً اطاعتِ الٰہی کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم پوری اُمّت کو دیا گیا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بار بار اِس حکم کا اعلان کرنے کا حکم دیا تاکہ افرادِ اُمّت بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خالص اطاعتِ الٰہی کی نیت سے اللہ کی عبادت کرنے والے بنیں اور کسی اَور غرض کو درمیان میں نہ آنے دیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (الزمر آیت ۱۲، ۱۳)

(یعنی اے رسول!) تُو کہہ دے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مَیں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ اطاعت صرف اسی کے لئے مخصوص کر دوں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار بنوں۔

پس اللہ تعالیٰ کی عبادت بجز اطاعتِ الٰہی کے اَور کسی غرض کے ماتحت نہیں ہونی چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والوں کو اِس جہان میں بھی اور اُس جہان میں بھی بڑے بڑے انعاموں کا جن میں جنت اور اس کی نعماء بھی شامل ہیں وعدہ دیا ہے لیکن ان انعاموں کا وعدہ اس کے فضل کا نتیجہ ہے نہ کہ عبادت کا بدلہ۔ ورنہ جہاں تک عبادت کا تعلق ہے اس کا بجز اطاعتِ الٰہی کی نیت کے ہر قسم کی اغراض اور انعامات کے لالچ وغیرہ سے بالا ہونا ضروری ہے۔ عبادت تو خالق کا حق ہے مخلوق پر۔ اس حق کا عسر و یسر، تنگی و فراخی، مراد یابی و نامرادی ہر صورت اور ہر حال میں ادا کرنا فرض ہے۔ اب اگر کوئی شخص جنت کے لالچ میں یا کسی دنیوی فائدہ کے خیال سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو وہ ہرگز بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبادت گزار یعنی اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کرنیوالا شمار نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اطاعتِ الٰہی کی بجائے کسی اَور نیت یا غرض سے عبادت کرنیوالوں کی قرآن مجید میں مذمت کی ہے اور بتایا ہے کہ ایسے لوگ سراسر گھاٹے میں رہتے ہیں چنانچہ فرمایا:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ (الحج آیت ۱۲)

اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ کی عبادت صرف بددلی سے کرتے ہیں پس اگر انکو کوئی فائدہ پہنچ جائے تو وہ اس عبادت پر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اپنے مُنہ کی سیدھ لوٹ جاتے ہیں۔ وہ دُنیا میں بھی گھاٹے میں پڑ جاتے ہیں اور آخرت میں بھی اور یہی کھلا کھلا گھاٹا ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے نمازیوں پر ویل کیا ہے اور ان کیلئے ہلاکت کی خبر دی ہے جو عبادت کو خالق کا حق سمجھ کر نماز ہی نہیں پڑھتے، وہ یُوں تو نمازوں کی ادائیگی کے بارہ میں غفلت اور سُستی کا شکار ہوتے ہیں لیکن دکھاوے اور نمائش کے طور پر نماز پڑھتے ہیں تاکہ وہ نمازی اور عبادت گزار شمار ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ (الماعون آیات ۵ تا ۸)

اُن نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو (یوں تو) اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔ لیکن صرف دکھاوے کے طور پر نماز پڑھ لیتے ہیں اور وہ اپنے گھروں کے معمولی سامان تک کے دینے سے (اپنے نفسوں اور دوسروں کو) روکتے رہتے ہیں۔

سو گویا ایسے لوگوں کی نماز جو اطاعت کو اللہ کے لئے خاص کرنے کی بجائے بعض دیگر اغراض کے ماتحت نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز اُن کے لئے دوزخ کی کلید ثابت ہوتی ہے۔ بہرحال ان سب آیات سے واضح ہے کہ عبادت کا خالصۃً اطاعتِ الٰہی کی نیّت سے ادا کرنا ضروری ہے۔ کسی قِسم کی اغراض کو خواہ ان کا تعلق اس دُنیا کے فائدہ سے ہو یا اگلے جہان کے فائدہ سے درمیان میں لانے سے عبادت کی غرض ہرگز پوری نہیں ہوتی بلکہ ایسی عبادت دنیا اور آخرت میں خسران مبین میں مبتلا کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ کی رُو سے اطاعت کو تمام تر اللہ کے لئے خاص کرتے ہوئے حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لانے اور اس طرح اطاعت گزاری میں بھی اُمّت کے لئے اسوۂ حسنہ پیش کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح رُوح اور صحیح جذبہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لانے کا ایسا شاندار اور بے نظیر نمونہ پیش فرمایا کہ خود خدائے ذوالعرش نے آپ کو دنیا میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (الانعام آیات ۱۶۳، ۱۶۴)

(اے رسول!) تو یہ اعلان کر دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے اور مَیں سب سے زیادہ فرمانبردار ہوں۔

پس عبادت کو اس رنگ میں بجا لانا ضروری ہے کہ بجز اطاعت الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کے کوئی اور غرض درمیان میں نہ ہو حتّٰی کہ دُنیا کی خوشحالی تو رہی ایک طرف جنّت کے حصول کی نیّت بھی عبادت کی رُوح کے منافی ہے۔ یہ دوسرا امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے نتیجہ میں فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ کے حکم پر عمل پیرا ہونے والوں کو اِس دنیا میں بھی اور اُس جہان میں بھی بڑے بڑے انعاموں سے نوازتا ہے اور ضرور نوازتا ہے۔ لیکن عبادت کو دُنیا کی خوشحالی اور آخرت کی آسودگی کی شرطوں سے مشروط کرنا ہرگز بھی جائز نہیں ہے۔ یہ چیز عبادت کی رُوح کو ختم کر کے انسان کو انعام کی بجائے اُلٹا سزا اور خسران مبین کا مستحق بنا دیتی ہے اور وہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنے بغیر نہیں رہتا۔

عبادت میں یہ کیفیت کہ وہ ہر قسم کی اغراض سے بالا ہو کر خالصۃً اطاعتِ الٰہی کی نیّت سے کی جائے اُس وقت تک پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ انسان میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبتِ ذاتی کا وصف پیدا نہ ہو۔ یعنی وہ ہر قسم کی اغراض اور نفع و نقصان کے خیال سے بالا ہو کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اور اس کی خاطر ہر دُکھ، ہر تکلیف، ہر مصیبت اور ہر بلا اور ہر آفت کو بطیب خاطر برداشت کرنے کے لئے تیار رہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک واضح اور بیّن علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ سب سے زیادہ اور سب سے بڑھ کر محبّت اللہ تعالیٰ سے ہی کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۝ (بقرہ آیت ۱۶۶)

یعنی جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبّت کرتے ہیں۔

پس مومنوں پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انتہائی شدید محبّت کا تعلق پیدا کر کے محبّت ذاتیہ الٰہیہ کے اس بے مثل تعلق کے زیر اثر اُس کی عبادت بجا لائیں اور بجز اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے اور کسی غرض کو درمیان میں نہ آنے دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظافت
صفائی و پاکیزگی

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

لفظ نظافت صفائی اور پاکیزگی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ظاہری صفائی کا اثر انسان کے اخلاق و عادات پر نمایاں ہوتا ہے اور صحت انسانی پر اس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام نے صفائی اور نظافت کی بڑی ہی تاکید کی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اور آپ کی وساطت سے تمام مومنوں کو یہ تاکیدی حکم ہے:

وثیابک فطھر
اپنے کپڑوں کو صاف کر
(المدثر)

والرجز فاھجر
گندگی کو اپنے سے دور کر
(المدثر)

حج کے ضمن میں فرمایا:

ثم لیقضوا تفثھم
(الحج)

پھر ان کو چاہیئے کہ اپنی میل کچیل اور گندگی کو دور کریں۔

پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ صفائی پسند اشخاص سے خاص محبت کرتا ہے جیسے فرمایا

ان اللہ یحب التوابین
ویحب المتطھرین۔
(البقرہ)

خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور صفائی کا اہتمام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور ان سے محبت کرتا ہے۔

ان قرآنی ارشادات کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جہاں خود ظاہری صفائی میں نمونہ تھے وہاں آپ نے نظافت کے متعلق مختلف مواقع پر تاکیدی ارشادات فرمائے ہیں چنانچہ آپ کی ان ہدایات کا تعلق ظاہری صفائی غسل کرنے کپڑے دانتوں اور بالوں وغیرہ سے ہے۔ آپ نے جسم کی عمومی صفائی کے لئے بلکہ جسم کے ہر عضو کی نشاندہی کر کے اس کی صفائی کے لئے تاکیدی انداز میں توجہ دلائی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ نظیف ویحب النظافۃ

خدا تعالیٰ بے حد پاک اور نظیف ہے اس لئے وہ نظافت (صفائی) کو پسند کرتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صفائی اور نظافت کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے الطھور شطر الایمان
صاف ستھرا رہنا ایمان کا نصف حصہ ہے

(۲)

صفائی اور نظافت سے مراد ہرگز فیشن پرستی نہیں اور نہ ہی ایسی آرائش اور زیبائش جس میں تکلف اور تصنع کا شائبہ ہو۔ بلکہ ان قرآنی ارشادات اور فرمودات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ ہے کہ نظافت نہ صرف ایک فطرتی امر ہے جو معمولی توجہ سے ہو سکتی ہے بلکہ اپنے اندر اعتدال کو لئے ہوئے ہے اور ہر قسم کی افراط و تفریط سے پاک ہے۔ انسانی فطرت یہی تقاضا کرتی ہے کہ اس کا جسم صاف ہو، کپڑے صاف ہوں اس کا گھر بھی صاف ہو اور مسجد بھی صاف ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کی صفائی کے متعلق تاکیدی ارشاد یوں فرمایا ہے لولا اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل صلوۃ
اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

لفظ مسواک علی وزن مفعال ہے جو اسم آلہ کا وزن ہے اور جس کے معنے ہیں ایسی چیز جو دانتوں کی صفائی کے لئے بنائی گئی ہے۔

اطباء کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ دانت انسانی صحت کے محافظ ہیں۔ جو غذا ہم کھاتے ہیں اگر وہ گندے دانتوں سے چبائی جائے اور گندے منہ میں ڈالی جائے تو یقیناً یہی غذا بھی گندی غذا بن کر اندر جائے گی جو ہمارے معدے کو متعفن کرے گی۔ اگر دانت مسواک سے صاف نہ کئے جائیں تو یہ دانتوں سے دشمنی ہے۔ مسواک نہ کرنے سے دانتوں میں ایک مہلک لو پیدا ہو جاتی ہے اور یہی لو بعد میں پائیوریا بیماری کو جنم دیتی ہے۔ اور یہ وہ خطرناک اور موذی مرض ہے جس کا علاج دانت نکلوا دینے کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مسواک کے فوائد پر خطبہ دیا جس میں اس امر کی تلقین کی گئی کہ مسواک بلغم کے اخراج کے لئے بڑی ہی مفید چیز ہے نیز فرمایا

السواک مطھرۃ للفم
ومرضاۃ للرب

مسواک کرنا منہ کی صفائی کا باعث ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی کتب میں آتا ہے کہ وفات سے پہلے آپ نے مسواک کی۔ حضرت عائشہؓ نے اس مسواک کو نرم کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی۔ موجودہ تحقیقات نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی ہے کہ حضور کا یہ ارشاد قیام صحت کے لئے بہت ہی اہم ہے اور دانتوں کی صفائی انسان کے لئے بہت ضروری ہے اگر دانت صاف نہیں ہیں تو صحت بھی خراب ہے۔ معدہ بھی خراب ہے اور خون کے اندر زہریلے جراثیم موجود ہیں

(۳)

نماز سے پہلے وضو کی فلاسفی بھی یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے دربار میں بالکل صاف اور نظیف پیش ہو اور وضو درصل آدھا غسل ہے۔ اگر انسان کے اعضاء پر کسی قسم کی گندگی یا غبار ہے تو وضو سے صاف ہو جاتی ہے اور انسان غیر معمولی بشاشت محسوس کرتا ہے۔ صفائی کے ضمن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خمس من الفطرہ
الختان والاستحداد
وتقلیم الاظفار
ونتف الابط وقص
الشارب

پانچ امور فطرتی ہیں۔ ۱۔ ختنہ کرانا ۲۔ زیر ناف بال استرے سے صاف کرنا ۳۔ ناخنوں کا کٹوانا ۴۔ بغلوں کے بال صاف کرانا ۵۔ مونچھوں اور لبوں کو ترشوانا یہ سب جسم کے اعضاء اور حصے اگر صاف نہ کئے جائیں تو انسانی جسم میں جراثیم پیدا ہو جائیں جو مہلک نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔

اگر ناخنوں کو مناسب رنگ میں نہ کٹوایا جائے تو ناخنوں میں میل اور گندگی جمع ہو کر بیماریوں کا باعث ہو جاتی ہے اور انسان کو کھانا کھاتے وقت خود گھن آتی ہے۔ بغلوں کے بال بڑھ جانے سے جلد میں ایک قسم کا زہر پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی بو دماغ پر انتہائی برا اثر ڈالتی ہے۔ جس شخص کی ناک کی حس تیز ہو اس بو سے اس کا سر چکرانے لگ جاتا ہے ناف کے زیریں بال اور بغلوں کے بال کی صفائی سے مقصود حیوان اور انسان میں امتیاز اور فرق بھی پیدا کرنا ہے اور جسم کو گندگی اور نجاست سے صاف کرنا ہے اگر مونچھیں بڑی ہوں کھانا کھاتے اور پانی پیتے وقت ایک طبعی روک بن جاتی ہیں مونچھیں گندی ہو جاتی ہیں جو بہت ہی معیوب ہے۔

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم جسم کو ہر قسم کی گندگی اور بو سے بچانے کے لئے عطر کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ آپ نے فرمایا۔

حبب الی الطیب

خوشبو کی محبت میرے دل میں پیدا کی گئی ہے۔ ایک حدیث میں تو آپ نے فرمایا ہے کہ انبیاء کی سنت عطر لگانا بھی ہے خوشبو سے دل کو فرحت ہوتی ہے اور انسان غیر معمولی بشاشت رہتا ہے اور اعصاب کو طاقت دیتی ہے سب سے بڑھ کر اس سے پاکیزگی اور نظافت حاصل ہوتی ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو دیکھا ایک کے بال بکھرے ہوئے تھے اور دوسرے کے کپڑے میلے تھے۔ چنانچہ ابوداؤد میں مذکور ہے۔

رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا راسہ شعث فقال اما وجد ھذا ما یسکن بہ شعرہ ورای اخر علیہ ثیاب وسخۃ فقال اما کان ھذا یجد ماء یغسل بہ ثوبہ (ابو داؤد)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے فرمایا کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس سے اپنے بال سنوار سکے ایک اور شخص کو دیکھا اس کے کپڑے میلے تھے فرمایا کیا اسے پانی نہیں ملتا کہ اپنے کپڑے دھوئے۔

(۴)

ایک مسلمان پانچ وقت نماز کی ادائیگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے مسجد میں حاضر ہوتا ہے اسلام
کے اس رکن کی ادائیگی کا فلسفہ باہمی
اتحاد و تعاون ہے لسانی اور علاقائی
تعصب کی خلیج پر قدغن ہے مساوات
اور باہمی مواسات وقت کی پابندی
روح اور جسم کی صفائی اور پاکیزگی
بھی ہے مگر افسوس صد افسوس کہ
آج بعض جگہ مساجد کی صفائی کا خیال
نہیں رکھا جاتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے:۔

من اخرج اذی من
المسجد بنی اللہ
لہ بیتا فی الجنۃ۔
(ابن ماجہ تطہیر المساجد)

جو شخص مسجد سے گندگی نکالیگا
اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت
میں گھر بنائے گا۔

اس ارشاد نبوی کا یہ تقاضا ہے کہ ہر
فرزند اسلام کے دل میں مسجد کی صفائی
کا عملی احساس پیدا ہو آپ نے یہاں
تک فرمایا:۔

عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ
حَتَّی الْقَذَاۃُ یُخْرِجُھَا
الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ
(ابو داؤد)

مجھ پر میری امت کے وہ امور
پیش کئے گئے جن کی بناء پر
اجر ملتا ہے یہاں تک وہ تنکا
اور کوڑا بھی جو کسی نے مسجد سے
باہر پھینکا ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں
ایک شخص جو مسجد میں باقاعدہ جھاڑو
دیا کرتا تھا اس کا انتقال ہو گیا ایک
دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کو مسجد میں نہ دیکھا آپ نے اس
کے متعلق دریافت فرمایا۔ حضور انور
کو بتلایا گیا کہ اس کا تو انتقال ہو گیا
ہے حضور نے فرمایا تم نے مجھے خبر کیوں نہ
دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی
قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے لئے
دعائے مغفرت فرمائی۔

شارحین نے لکھا ہے کہ صحابہ نے
اغلباً یہ خیال کیا تھا کہ اس معمولی آدمی
کے لئے حضور کو کیوں اطلاع دی جائے
مگر آنحضرتؐ کی نگاہ میں اس کی بڑی
وقعت تھی جو مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا
صفائی اور نظافت کے ضمن میں
آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا
فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْیَعْتَزِلْ
مَسْجِدَنَا۔

جو بھی لہسن یا پیاز کھائے اس کو چاہیئے
کہ وہ ہم سے یا ہماری مسجد سے
علیحدہ رہے اور اس کی وجہ حضور
صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان
فرمائی۔

فان الملٰئکۃ تتاذی
مما تتاذی الانس
(مشکوٰۃ)

فرشتوں کو اس چیز سے اذیت ہوتی
ہے جس سے انسان کو اذیت ہوتی ہے
الغرض انسانی صحت کے بنیادی
اصولوں میں نظافت ایک اہم امر ہے
اس سے غیر معمولی بشاشت حاصل
ہوتی ہے اور انسان کئی بیماریوں سے
محفوظ رہتا ہے۔ اور طبیعت خوشگوار
رہتی ہے۔ انسانی فطرت چونکہ
نظافت کا تقاضا کرتی ہے اسلئے
اسلام نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک
۱۶۳ ضلع ملتان کی صحت اکثر خراب
رہتی ہے۔ قارئین کرام دعا
فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب
موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا
فرمائے۔ اور ان کے کاروبار میں
بھی برکت ڈال دے۔ آمین

۲۔ مکرم کیپٹن مرزا مسعود احمد صاحب
ابن مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں
صاحب اپنے نکاح کی خوشی میں
یکصد روپیہ برائے تعمیر مساجد ممالک
بیرون ادا کرتے ہوئے ملتجی ہیں کہ احباب
دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو
بابرکت اور قرب الٰہی کا موجب بنائے
آمین (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۳۔ میرے دوست اقبال پرویز بے کار
ہیں ملازمت کے لئے کوشش کر رہے
ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست
ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ
انہیں ملازمت عطا فرمائے۔ آمین۔
(غلام احمد میاں سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار لائلپور)

واقفین وقف عارضی کے تاثرات

محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ
اللہ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی میں
شمولیت کرنے والے احباب اپنے کام
کی رپورٹیں حضور کی خدمت میں بھجواتے
رہتے ہیں ضمناً ایسے تاثرات کا بھی ذکر
آجاتا ہے جن سے تحریک کی برکات کا
اظہار ہوتا ہے۔ تازہ ترین چند تاثرات
درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم عبدالقدیر صاحب شاہین ہود
حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ
کی خدمت لکھتے ہیں:۔

"اسی طرح محکمانہ ایک کام ایسا
تھا جس کی وجہ سے عرصہ دراز
سے میں پریشان تھا اور آپکی
خدمت میں دعاؤں کے لئے درخواست
بھی کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے
ایسا فضل کیا کہ میری محکمانہ پریشانی
سب کی سب دور ہو گئی ہے۔
لیکن ابھی ترقی کے آرڈر نہیں
ہوئے وہ انشاء اللہ جلد ہو جائیں گے
فی الحال مجھے کم از کم ۲۵/- روپے
ماہانہ فائدہ بھی ہوا ہے
یہ سب کچھ اس بابرکت
تحریک کی وجہ سے ہوا ہے کیونکہ
ہمارا یہ ایمان ہے کہ آپ خدا تعالیٰ
کے خلیفہ ہیں اور خدا تعالیٰ
نے بھی آپ کو بنایا تھا وقف عارضی
سکیم میں برکتیں ہی برکتیں ہیں،
لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کسی کا
کوئی کام بگڑا ہوا ہو یا کوئی پریشانی
ہو تو وقف عارضی میں شرکت
کرنے سے تمام مشکلات دور
ہو سکتی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے
کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بالفعل کتنی
برکات دیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
کی برکات کا اندازہ نہیں ہو سکتا
ظاہر طور پر جو کچھ ہوا وہ آپ
کی خدمت میں دعا کی غرض سے
لکھ دیا ہے"۔

۲۔ مکرم سردار حفاظت احمد صاحب
اور فضل الرحمن سعید صاحب اسلام آباد
سے پہلے ہفتہ کی رپورٹ میں تحریر
فرماتے ہیں:۔

"اس ایک ہفتہ نے ذاتی طور
پر ہماری کایا پلٹ کر رکھدی دہشت
ہونے وقت دل میں بڑی حسرت
تھی کہ کاش ہمیں چھٹی اور مل سکتی
اور ہم کچھ دن اس طرح گذار سکتے
ہم لوگ اب مستقل طور پر زندگی
وقف کرنے کے بارے میں سوچ
رہے ہیں"

۳۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ
کوئٹہ سے حضور کی خدمت میں وقف
عارضی کی رپورٹ میں تحریر فرماتی ہیں
"غیر از جماعت بہنوں کو ملنے
پر تبلیغ کی جاتی ہے اور ان کی غلط
فہمیاں دور کرنے کی کوشش کی جاتی
ہے ایک بہن جو کہ پڑھی لکھی تو نہیں
سندھ کی رہنے والی ہیں خاکسارہ
نے انہیں کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے
حضور سچے دل سے دعا کریں اور
درود شریف اور نوافل پڑھ کر سو
جائیں تو جو خواب آپ کو آئے
وہ مجھے بتائیں۔ چنانچہ تیسرے چوتھے
دن وہ میرے پاس آئیں اور خواب
بیان کرنے لگیں اور کہنے لگیں
کہ میں نے خواب میں ایک بزرگ
دیکھے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ
میں سید مہدی اور میرا نام ناصر شاہ
ہے اور میں ربوہ میں رہتا ہوں۔
نیز ان کے دونوں ہاتھوں میں تسبیح
ہے ایک میں زیادہ اور ایک میں کم
زیادہ تسبیح انہوں نے کسی اور کو دے
دیا اور جو کم تھا وہ مجھے دیدیا
خواب سنانے کے بعد وہ مجھے کہنے
لگی کیونکہ میں نے اسے کہا تھا
کہ خواب کے بعد میں تمہیں حضرت
صاحب کی تصویر دکھاؤں گی) کہ
بھلا تصویر دکھاؤ چنانچہ میں نے
پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی تصویر دکھائی پھر حضرت مصلح
موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لیکن
وہ ہر بار یہی کہتی رہی کہ نہیں
خواب میں میں نے جو بزرگ دیکھے
تھے وہ یہ نہیں تھے۔ چنانچہ میں
نے جب آپ حضور کی تصویر دکھائی
بے ساختہ چلانے لگی کہ ہاں یہی
ہیں یہی ہیں وہ بزرگ جن کو میں نے
خواب میں دیکھا تھا آپ انہیں
خط لکھ دیں اعلان سے میری

(بقیہ کالم نمبر ۲)

بقیہ واقفین
خواب کی تعبیر بھی پوچھیں۔ میں
انشاء اللہ ضرور جلسہ سالانہ پر ربوہ
جاؤں گی اور ان کی مرید ہوں گی"۔
بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے
کہ وقف عارضی کی بابرکت تحریک
میں حصہ لے کر روحانی برکات سے
بہرہ ور ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18

فہرست
عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۷؍جنوری تا ۳۱؍مئی ۱۹۷۲ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل افسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱	بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد	کراچی	۳۰۰٫۰۰	روپے
۲	لطف المنان خان صاحب کوئینز روڈ	لاہور	۲۰٫۰۰	"
۳	فضل علی خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی بزدار		۲۰٫۰۰	"
۴	سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب K.M.C	کراچی	۲۰٫۰۰	"
۵	کرامت اللہ صاحب گرڈ اسٹیشن واپڈا	سیالکوٹ	۱۰٫۰۰	"
۶	عبد السمیع صاحب راجن پور	چنیوٹ	۱۰٫۰۰	"
۷	ناصر احمد صاحب معرفت چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ		۱۵٫۰۰	"
۸	احمد علی خان صاحب چاہ بھا گووالہ	ملتان	۱۰٫۰۰	"
۹	صلاح الدین صاحب	"	۲۰٫۰۰	"
۱۰	آفتاب احمد خان صاحب	اسلام آباد	۵۰٫۰۰	"
۱۱	اخوند حفیظ اللہ صاحب معرفت ڈاکٹر عبد العزیز صاحب اخوند ربوہ		۲۵۰٫۰۰	"
۱۲	بی بی زبیدہ النساء صاحبہ	"	۱۰۰٫۰۰	"
۱۳	بیگم امین بشیر صاحب	اسلام آباد	۱۷٫۰۰	"
۱۴	بیگم لفٹنٹ کرنل راجہ منصور احمد صاحب معرفت میجر منظور الحسن صاحب گجرات		۵۰٫۰۰	"
۱۵	سفیر احمد صاحب 236/6 فیڈرل بی ایریا	کراچی	۴۰٫۰۰	"
۱۶	آمنہ بیگم کرامت اللہ صاحب	"	۲۰٫۰۰	"
۱۷	عزیز ظفر احمد صاحب	"	۲۰٫۰۰	"
۱۸	عزیزہ فریدہ صاحبہ	"	۱۰٫۰۰	"
۱۹	بشیر احمد صاحب ملک	کوئٹہ	۱۰٫۰۰	"
۲۰	عبد السمیع صاحب قریشی میکلیگن روڈ	لاہور	۱۰٫۰۰	"
۲۱	فاطمہ بیگم صاحبہ ۔ چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم ساہیوال		۱۰٫۰۰	"
۲۲	ریحانہ باجوہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔		۳۰٫۰۰	"
۲۳	محمود احمد صاحب ظفر برائے بیگم قمر عطاء اللہ صاحب۔ لاہور		۳۰٫۰۰	"
۲۴	کیپٹن ملک رشید احمد صاحب فائن ٹریننگ آفس۔ بوسی اے		۱۰٫۰۰	"
۲۵	میجر صفی الرحمٰن صاحب		۳۰٫۵۰	"
۲۶	آفتاب احمد خان صاحب		۵۰٫۰۰	"
۲۷	وسیم احمد صاحب کاہلوں	کراچی	۱۰٫۰۰	"
۲۸	پی ڈی سلیم صاحب کیڈٹ کالج	حسن ابدال	۱۰٫۰۰	"
۲۹	بیگم میجر چوہدری نثار رحمت علی صاحب	کوئٹہ	۲۰٫۰۰	"
۳۰	مسز سید ورثین صاحب بی اے ۳۳۹ کالونی	کراچی	۱۰٫۰۰	"
۳۱	والدہ صاحبہ شیخ مسعود احمد صاحب کلکتہ والے دارالرحمت شرقی ربوہ		۲۵٫۰۰	"
۳۲	مرزا حمید احمد صاحب		۱۱٫۰۰	"
۳۳	مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب نیازی	ربوہ	۵۰٫۰۰	"
۳۴	خواجہ اظہر ظہور ربّہ صاحب ۳۱۴-F	لاہور	۱۰٫۰۰	"
۳۵	حفیظ اللہ صاحب اسسٹنٹ انجنیئر ریلوے ہیڈکوارٹرز۔ لاہور		۱۰۰٫۰۰	"
۳۶	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۱۰٫۰۰	"
۳۷	چیئرمین احمد صاحب ماڈرن موٹرز	کراچی	۵۰٫۰۰	"
۳۸	مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ	کراچی	۵۰٫۰۰	"

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جس طرح کوئی زمیندار اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے حاصل شدہ غلہ کی قربانی نہ کرے۔ زمیندار ہل چلاتا۔ زمین کو نرم اور ہموار کرتا اور پھر بطور بیج اپنا وہ غلہ زمین میں ڈالتا ہے جو کہ وہ اپنے گھر میں لا چکا ہوتا ہے۔ اس امید پر کہ اس کے ہاں موہوم غلہ پیدا ہوگا۔ جو چیز وہ زمین میں ڈالتا ہے وہ یقینی اور قطعی ہوتی ہے اور جو چیز پیدا ہونے والی ہوتی ہے وہ وہمی ہوتی ہے۔ مگر کامیاب وہی زمیندار ہوتا ہے جو ایک وہمی چیز کے لئے اپنی حاضر چیز کو قربان کر دیتا ہے"

مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بے شمار فضلوں اور برکتوں کا وارث بننے کے لئے اپنی مالی قربانیوں کو زیادہ سے زیادہ پیش کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قارئین کرام کو بذریعہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۵-۶-۷؍اخاء/اکتوبر ۱۳۵۱ہش/۱۹۷۲ء بروز جمعرات جمعہ۔ ہفتہ

ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے

قائدین کرام سے التماس ہے کہ:۔

۱۔ تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع کر دیں۔
۲۔ خدام کو اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔
۳۔ خدام کو اجتماع میں ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔
۴۔ مختلف امور کے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان و سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوائی شروع کر دی جائیں گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ زوجہ ملک عبد الغنی صاحب صحابیؓ سکنہ کنجاہ ضلع گجرات جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھ پر ۱۹۰۴ء میں میرے والد صاحب کے ساتھ بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ مورخہ ۲۷؍اپریل کو بوقت ۱۰½ بجے رات قلیل عرصہ کی بیماری کے بعد وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (ملک عبد الرشید احمد لاہور)

۲۔ برخوردار محمد اکرم بعمر ۲۰ سال معمولی سی علالت کے بعد مورخہ ۲۶؍جون ۷۲ء پونے بارہ بجے دوپہر انتقال کر گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

احباب کرام مرحوم کی مغفرت اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے اور اس شدید صدمہ کو برداشت کرنے کی دعا فرمائیں۔

(عبد الاحد۔ خروٹ مارکیٹ۔ کوئٹہ)

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

"چندہ سالانہ اجتماع ہر ماہ مرکز کو ارسال کریں۔ کوشش کریں کہ یہ چندہ ایک دو ماہ کے اندر اندر وصول ہو جائے۔" (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوانوں کی تربیت میں ذکر الٰہی، خدا تعالیٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق کو بنیادی اہمیت حاصل ہے

خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کر کے دینی ذوق و شوق پیدا کرنے کی کوشش کریں

(ارشاد سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"نماز ایک قشر ہے اور اس کی اصل غرض یہ ہے کہ دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور ذکر الٰہی کا انس پیدا ہو۔ ذکر الٰہی کا انس آج کل ہمارے اثر کے ماتحت بہت کچھ کم ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نوجوانوں میں اس قسم کے وعظ کثرت سے کرائیں جن میں ذکر الٰہی کی اہمیت بیان کی گئی ہو۔ اور انہیں بتایا جائے کہ جب تک وہ مسجد میں بیٹھنے اور ذکر الٰہی کرنے کی عادت اختیار نہیں کریں گے اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نشانات کا وہ مشاہدہ نہیں کر سکیں گے۔ اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار۔ سچے رؤیا، کشوف اور الہامات وغیرہ انہیں نہیں ہو سکیں گے۔ جب تک وہ ذکر الٰہی کی طرف توجہ نہیں کریں گے خالی خولی نماز پڑھ کر چلے جانا اور باقی وقت گپوں میں ضائع کر دینا بہت بری بات ہے۔ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار قلب پر نازل نہیں ہوتے الا ماشاء اللہ کسی پر احسان کر کے خدا تعالیٰ کوئی نور نازل کر دے تو اور بات ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کے افسروں کو چاہیئے کہ وہ خصوصیت سے مختلف مساجد اور مختلف حلقوں میں اس قسم کے وعظ کرائیں تا کہ نوجوانوں کے دلوں میں عبادت اور ذکر الٰہی کا شوق پیدا ہو۔ اب تک خدام الاحمدیہ کی طرف سے اس قسم کی بہت کم کوشش کی گئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اول تو نوجوان مسجد میں کم آتے ہیں اور جو آتے ہیں وہ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ امام کب آتا ہے تا کہ وہ اسی وقت مسجد میں آئیں جب امام آئے۔ اس سے پہلے انہیں مسجد میں آ کر بیٹھنا نہ پڑے۔ گویا مسجد ان کے نزدیک ایسی ہی چیز ہوتی ہے جیسے انگاروں پر چلنا جس طرح انگاروں پر چلنے والا جلدی جلدی کا طالب ہے کہ کہیں پیر نہ جل جائیں اسی طرح وہ بھی چاہتے ہیں کہ مسجد میں تھوڑے سے تھوڑا عرصہ ٹھہریں اور جلد سے جلد چلے جائیں

اس لئے کہ وہ مسجد میں خاموشی سے بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں وہ دو دو مل کر باتیں کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ مسجدیں اس لئے نہیں ہوتیں کہ ان میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کی جائیں مسجد میں یا تو دینی باتیں ہونی چاہئیں اور یا پھر انسان کو ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہیے جب تک نوجوانوں میں یہ روح پیدا نہیں ہوتی۔ میں نہیں سمجھ سکتا ان میں خشیت اللہ کس طرح پیدا ہو سکتی ہے اور جب تک کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی خشیت پیدا نہیں ہوتی ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ایک سچا احمدی ہے ہاں اگر خدا کی محبت پیدا ہو جائے تو رفتہ رفتہ باقی تمام خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی کے دل میں خدا کی محبت نہ ہو تو اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ریت میں کیلا گاڑا ہوا ہو۔ بظاہر وہ گڑا ہوا نظر آتا ہے لیکن اگر ذرا بھی اسے ٹھوکر لگائی جائے تو وہ فوراً اکھڑ جاتا ہے۔ لیکن جس دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو اس کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے کسی مضبوط چٹان میں کوئی کیلا گاڑ دیا جائے۔ ایسے کیلے کو اگر ہتھوڑے بھی مارو تو وہ ہلنے کا نام نہیں لے گا۔ پس اصل چیز ذکر الٰہی، خدا تعالیٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر ذکر الٰہی کی اہمیت واضح کریں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ اور انہیں مساجد میں زیادہ وقت صرف کرنے کی عادت ڈالیں۔ میں نے دیکھا ہے خدام الاحمدیہ نے نماز باجماعت میں نوجوانوں کی سستی دور کرنے کی کوشش کی اور قادیان میں اپنی اس کوشش میں وہ بہت حد تک کامیاب ہو گئے۔ اب اس سبق کو وہ نوجوانوں کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں کہ وہ مساجد کے ساتھ تعلق رکھیں ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کریں اس کے بعد انہیں خود بخود نظر آ جائے گا کہ وہ نوجوانوں کے اخلاق کی بہت کچھ اصلاح ہو گئی ہے" (مشعل راہ ص۳۴۸، ۳۴۹)

فضل عمر درس القرآن کلاس برائے طالبات

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لڑکیوں کے لئے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۵ جولائی سے شروع ہو رہی ہے اس لئے جو بچیاں اس میں شمولیت اختیار کرنا چاہتی ہیں۔ وہ ۱۴ کی شام تک پہنچ جائیں۔ اس سال ہم نے داخلہ کے فارم نہیں چھپوائے ہیں۔ اس لئے سادے کاغذ پر اپنی درخواست لکھ کر دفتر لجنہ میں ارسال کر دیں جس پر نام ولدیت تعلیم پہلے کتنے سال کلاس میں پڑھا ہے۔ درج ہو نیز یہ بھی کہ رہائش لجنہ کے زیر انتظام ہو گی یا ذاتی طور پر۔ آنے والی بچی اپنے ساتھ ایک پلیٹ ایک پرچ پیالی اور گلاس لے کر آئے نیز مندرجہ ذیل کتب بھی ساتھ لائیں۔

۱۔ قرآن مجید ۲۔ دعوۃ الامیر

۳۔ چالیس جواہر پارے ۴۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق

تمام مجالس کی صدروں کو چاہیئے کہ تحریک کر کے طالبات کی فہرست مع کوائف بھجوائیں نیز یہ بھی کہ وہ کب پہنچیں گی۔ کم از کم مڈل پاس طالبہ اس کلاس میں آ سکتی ہے۔ بڑی خواتین اگر آئیں تو بچے ساتھ نہ لائیں۔ لڑکیاں بھی اپنے چھوٹے بہن بھائی ساتھ نہ لائیں۔

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ایجنٹ صاحبان الفضل کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بل ماہ جون ۱۹۷۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ جولائی تک ضرور کر دیں۔ (مینجر الفضل ربوہ)

قابل فروخت گارڈرز

جامعہ احمدیہ میں کچھ پرانے گارڈرز اور ۱۰۰ من کے قریب پرانا سریا قابل فروخت ہیں۔ گارڈرز کا سائز درج ذیل ہے۔

لمبائی ۲۸ فٹ چوڑائی ۴ انچ اور اونچائی ۱۰ انچ ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس

مورخہ ۱۵ جولائی تا ۲۱ جولائی مقامی طور پر اور ۲۲ جولائی سے ۱۴ اگست تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو گی

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

درخواست دعا

محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب باجوہ ملبا عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے آمین۔

(اکرام اللہ باجوہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۰